

اس شعر میں رکالے کا طریقہ اختیار کر لیا اور باتیں ایسی کہیں، جو مہمانوں اور میزبانوں میں معمول ہیں۔ اس سے شعر کی تاثیر بہت بڑھ گئی، کیونکہ بالکل فطری اور طبعی حالت پیدا ہو جانے سے ایسی صورت نمایاں ہو گئی، گویا عارف سامنے بیٹھے ہیں وہ رخصت کا تقاضا کر رہے ہیں اور مرزا انھیں بٹھرانے کی تدبیروں میں سرگرم ہیں۔

۴۔ **شرح :** جاتے ہوئے ہمیں سناتے ہو کہ اب قیامت کو ملاقات ہوگی واہ ! گویا قیامت کا دن کوئی اور ہوگا، ہمارے لیے تو تمھارا جانا ہی قیامت ہے۔

۵۔ **شرح :** اب آسمان سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے بوڑھے عارف تو ابھی جوان تھا۔ اگر یہ کچھ دن اور زندہ رہتا تو تیرا کیا بگڑ جاتا؟ تجھے کون سا نقصان پہنچ جاتا؟

۶۔ **لغات :** ماہِ شب چار دہم : چودھویں رات کا چاند، یعنی پورا چاند۔

**شرح :** اے عارف ! تم میرے گھر کے لیے چودھویں رات کا چاند تھے اور تمھاری ہی وجہ سے اس گھر کا ذرہ ذرہ جگمگا رہا تھا، لیکن یہ بات سمجھ لیں نہ آئی کہ تمھارے جاتے ہی میرے گھر میں اندھیرا کیوں چھا گیا اور روشنی کی کوئی بھی جھلک کیوں باقی نہ رہی؟ چودھویں کا چاند ہر شب تھوڑا تھوڑا گھٹتا ہے اور مہینے کے آخر تک اس کی کچھ نہ کچھ روشنی قائم رہتی ہے۔ تمھاری روشنی تو رفتہ رفتہ کم نہ ہوئی یک لخت تاریکی چھا گئی۔

عارف کو چودھویں کے چاند سے اس لیے تشبیہ دی کہ بزرگوں میں بچوں اور عزیزوں کے لیے یہی تشبیہ معمول ہے۔ پھر اس سے مضمون پیدا کیا کہ روشنی رفتہ رفتہ کم ہونی چاہیے تھی، یک لخت اندھیرا کیوں چھا گیا۔

۷۔ **لغات :** دادوستد : لین دین۔

**ملک الموت :** موت کا فرشتہ

**شرح :** تم لین دین کے ایسے کھرے کیوں بن گئے کہ اُدھر موت کے فرشتے نے آکر کہا کہ تمھاری زندگی کے دن پورے ہو گئے اور تم نے جانے کی تیاری کر لی۔